جمعرات
28 ستمبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 217 | جمعرات - 1416ھ، 28 تبوک 1374ھش، 28 - ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ پاکیزہ تبدیلی چاہتا ہے

اللہ تعالیٰ ایک تبدیلی چاہتا ہے اور وہ پاکیزہ تبدیلی ہے جب تک وہ تبدیلی نہ ہو عذاب الٰہی سے رستگاری اور مخلصی نہیں ملتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون اور سنت ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ہی فیصلہ کر دیا ہے (۔) سنت اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ آسمان میں اس کے لئے تبدیلی ہو یعنی وہ ان عذابوں اور دکھوں سے رہائی پاوے جو شامت اعمال نے اس کے لئے تیار کئے ہیں اس کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے اندر تبدیلی کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے بندوں کی علامات میں سے یہ بھی ایک علامت ہے کہ وہ دنیا سے طبعی نفرت کرتے ہیں۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاوے اور دنیا اور آخرت کی راحت اسے مل جاوے وہ یہ راہ اختیار کرے۔ اگر اس راہ کو تو چھوڑتا ہے اور اور راہیں اختیار کرتا ہے تو پھر ٹکریں مار کر دیکھ لے کہ کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ ہوں گے جن کو یہ نصیحت بری لگے گی اور وہ ہنسی کریں گے، لیکن وہ یاد رکھیں کہ آخر ایک وقت آجائے گا کہ وہ ان باتوں کی حقیقت کو سمجھیں گے اور پھر بول اٹھیں گے کہ افسوس ہم نے یونہی عمر ضائع کی۔ لیکن اس وقت کا افسوس کچھ کام نہ دے گا۔ اصل موقعہ ہاتھ سے نکل جائے گا اور پیغام موت آجائے گا۔

میں پھر کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کی فکر کرو۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ مہربان ہو جاوے تو ساری دنیا مہربان ہو جاتی ہے، لیکن اگر وہ ناراض ہو تو پھر کوئی بھی کام نہیں آسکتا۔ جب اس کا غضب آگیا تو دنیا میں کوئی مہربان نہ رہے گا خواہ کیسا ہی مکر و فریب کرے۔ تسبیحیں ڈالے۔ بھگوے اور سبز کپڑے پہنے۔ مگر دنیا اس کو حقیر ہی سمجھے گی۔ اگر چند روز دنیا دھوکہ کھا بھی لے تو بھی آخر اس کی قلعی کھل جائے گی اور اس کا مکر و فریب ظاہر ہو جائے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 151)

بچپن ہی سے حوصلہ بلند رکھنا بچوں کو سکھانا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بچپن ہی سے اپنی اولاد کو یہ سکھانا چاہئے کہ اگر تمہیں کسی نے تھوڑی سی کوئی بات کہی ہے یا تمہارا کچھ نقصان ہو گیا ہے تو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اپنا حوصلہ بلند رکھو اور حوصلے کی یہ تعلیم بھی زبان سے نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر اپنے عمل سے دی جاتی ہے۔ بعض بچوں سے نقصان ہو جاتے ہیں۔ گھر کا کوئی برتن ٹوٹ گیا۔ سیاہی کی کوئی دوات گر گئی۔ کھانا کھاتے ہوئے پانی کا گلاس الٹ گیا اور ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر میں نے دیکھا ہے کہ بعض ماں باپ برافروختہ ہو کر بچوں کے اوپر برس پڑتے ہیں، ان کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ چپیڑیں مارتے ہیں اور کئی طرح

باقی صفحہ 7 پر

سچے دل سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو اور وفاداری اور اخلاص کا تعلق دکھاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم مولوی محمد جمیل صاحب سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ و آڈیٹر روزنامہ الفضل مورخہ 25-9-95 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں چند روز علیل رہنے کے بعد مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کی عمر 65 سال تھی۔ آپ کو سالہا سال تک صدر انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں خدمت دین کی توفیق ملی۔

اگلے روز ان کا جنازہ بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھایا جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم سید عبدالحئی شاہ صاحب ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم مولوی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دارالیمن غربی ربوہ کے دو بیٹے عزیز مکرم محمد احمد صاحب (عمر 28 سال) اور عزیز مکرم کبیر احمد صاحب (عمر 21 سال) پسر مکرم چوہدری رشید احمد جٹ صاحب مورخہ 95-9-20 کو جرمنی میں کار کے ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔ (محمد احمد کی شادی چند ماہ قبل ڈاکٹر عبدالواحد صاحب کی بیٹی سے ہوئی تھی) دونوں نوجوان مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے فعال رکن تھے۔ ان کی میتیں ربوہ لائی گئیں۔ مورخہ 25۔ ستمبر کو بیت المہدی میں محترم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام نمبر 1 میں تدفین کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد قمر صاحب نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب شاکر فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو جلد صحت کاملہ عطاء فرمائے۔

○ مکرمہ ثمینہ منصورہ صاحبہ اہلیہ مکرم مولود احمد صاحب شاہد حال ڈیفنس لاہور کا کچھ عرصہ پہلے برین ٹیومر کا آپریشن ہوا تھا جو کہ کامیاب رہا۔ اب یرقان کی شکایت ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے بار بار بخار ہو جاتا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

28- تبوک 1374 ھش — 28 - ستمبر 1995ء

خدا تعالیٰ کا تصوّر

"خدا تعالیٰ کا تصوّر کیجئے اور سوچئے"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے اس ارشاد کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے متعلق سوچئے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

"اے لوگو! خدا سے ڈرو اور در حقیقت اس سے صلح کر لو۔ اور سچ مچ صلاحیت کا جامہ پہن لو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دُور ہو جائے۔ خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا رحم اور فضل ہیں۔ وہی ہے جو ایک ہولناک سیلاب کو ایک دم میں خشک کر سکتا ہے۔ وہی ہے جو مہلک بلاؤں کو ایک ہی ارادے سے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر دُور پھینک دیتا ہے۔ مگر اس کی یہ عجیب قدرتیں انہی پر کھلتی ہیں جو اس کے ہی ہو جاتے ہیں۔ اور وہی یہ خوارق دیکھتے ہیں جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں۔ اور اس کے آستانے پر گرتے ہیں۔ اور اس قطرے کی طرح جس سے موتی بنتا ہے صاف ہو جاتے ہیں۔ اور محبت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھل کر اس کی طرف بہنے لگتے ہیں تب وہ مصیبتوں میں ان کی خبر لیتا ہے اور عجیب طور پر دشمنوں کی سازشوں اور منصوبوں سے انہیں بچالیتا ہے۔ اور ذلت کے مقاموں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ وہ ان کا متوّلی اور متعہد ہو جاتا ہے۔ وہ ان مشکلات میں جب کوئی انسان کام نہیں آسکتا ان کی مدد کرتا ہے اور اس کی فوجیں ان کی حمایت کے لئے آتی ہیں۔ کس قدر شکر کا مقام ہے کہ ہمارا خدا کریم اور قادر خدا ہے۔ کیا تم ایسے عزیز کو چھوڑ دو گے۔ کیا اپنے نفس ناپاک کے لئے اس کی حدود کو توڑ دو گے۔ تمہارے لئے اس کی رضامندی میں مرنا ناپاک زندگی سے بہتر ہے۔"

اس مختصر سے اقتباس میں حضرت صاحب نے طرفین کی بات کی ہے۔ ایک طرف خدا تعالیٰ کا چہرہ دکھایا ہے۔ اس کی عجیب قدرتوں کا ذکر کیا ہے۔ اس کے رحم اور فضل کو پیش کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ وہ کس طرح ہر بلا سے بچا سکتا ہے۔ اور ہر اچھائی عطا کر سکتا ہے اور دوسری طرف انسان کا ذکر کیا ہے۔ کہ انسان کو اس قسم کے خدا سے محبت کے لئے اور اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے کیا کرنا چاہئے اور وہ کون لوگ ہیں جو ایسے خدا کو واقعی دیکھتے ہیں۔ اس کی قدرتوں کا تجربہ کرتے ہیں اس کے رحم اور فضل سے حصہ پاتے ہیں۔

حضرت صاحب نے چند الفاظ میں اس بات کو کھول کر بتا دیا ہے کہ اگر ایسے خدا سے واقعی انسان نے مستفید ہونا ہو تو اسے اپنی زندگی بدلنی چاہئے۔ اسے پاک اور صاف ہو جانا چاہئے۔ اسے پانی کے قطرے سے موتی بن جانا چاہئے۔ اور محبت اور صدق اور صفا کا اظہار کرنا چاہئے۔ اگر یہ دونوں باتیں موجود ہوں انسان کا دل ان باتوں سے یقین پکڑتا ہو۔ وہ خدا تعالیٰ کو ویسا ہی جانتا ہو جیسا کہ حضرت صاحب نے پیش کیا ہے اور اپنے آپ کو ویسے ہی تبدیل کرنے کے لئے تیار ہو جس طرح حضرت صاحب نے چاہا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ متوّلی اور متعہد ہو جائے گا۔ مشکلات دور کرے گا۔ مدد کرے گا۔ اس کی فوجیں حمایت کے لئے آئیں گی۔ اور ان ساری باتوں کا ہونا۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ ہمارے لئے انتہائی شکر کا مقام ہے۔

جس نظر سے دیکھتا ہے وہ مجھے' دیکھا کرے
مجھ کو کچھ اعزاز دے یا مجھ کو کچھ رسوا کرے
ہوشمندی کا تقاضا ہے کہ مجھ کو چھوڑ کر
کاش وہ اپنے گریباں میں کبھی جھانکا کرے

ابوالاقبال

گذرے وقتوں کا دُہرانا اچھا لگتا ہے
ماضی سے دل کا بہلانا اچھا لگتا ہے
آج کی باتیں کل کے باسی سینے سے چمٹائیں گے
لوگوں کو یہ بات بتانا اچھا لگتا ہے

ادنیٰ و اعلیٰ سے کہہ دیتے ہیں دل کی بات آپ
آپ ہیں سب سے مخاطب یہ ادا اچھی لگی
لوگ کچھ کچھ سوچتے ہیں اور کرتے ہیں عمل
جیسی کیسی بھی ہے۔ مجھ کو یہ فضاء اچھی لگی

کون کہاں ہے دیکھتے رہئے اور دیجئے گا داد
اپنے بَل بوتے پر چلئے ہرچہ بادا باد
اپنی ناؤ اور کسی کی ناؤ سے ٹکرا کر
بیچ بہاؤ کے دونوں کو کیوں کیجئے برباد

خواب کا حصہ ہے میرے خواب کی تعبیر بھی
جاگتی آنکھوں سے میرے دل کو سونا آگیا
میں نہ ہو کر بھی رہوں گا رونقِ بزمِ سُخن
معجزہ ہے یہ' نہ ہو کر' مجھ کو ہونا آگیا

کام کتنا بھی کرو' یہ خواب سے بڑھ کر نہیں
ہاں مگر خوابوں کی تعبیریں خدا کے ہاتھ ہیں
کوئی کچھ کہتا ہے اور کہتا ہے کوئی اَور کچھ
زندگی کی اصل تفسیریں خدا کے ہاتھ ہیں

ابوالاقبال

خط و کتابت کرتے وقت چِٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے

حضرت سیدہ امّ طاہر صاحبہ

(آپ کے لئے دردمندانہ دعائیں)

اب ایک آخری لفظ کہہ کر مضمون کو ختم کرتا ہوں- ہر وفات پانے والے کے متعلق اس کا ہر عزیز کچھ نہ کچھ ذاتی جذبات رکھتا ہے- اور میں اس فطری قاعدے سے مستثنیٰ نہیں اور اگر میں چاہوں تو ہمشیرہ محترمہ کے متعلق جو ایک بہترین بہن تھی- اس سلسلے میں بہت کچھ لکھ سکتا ہوں- کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ (آپ) کے متعلق میرے جذبات لفظوں میں گم ہو کر ہوا میں اڑ جائیں- پس میں انہیں دعاؤں کی تحریک کے لئے اپنے سینہ میں محفوظ رکھتا ہوں- کیونکہ ایک مرنے والے کے لئے جس کے اپنے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے اس کے پیچھے رہ جانے والوں کی دعائیں ہی بہترین خدمت ہیں- مگر دعاؤں کی توفیق ملنا بھی خدا کے فضل پر منحصر ہے- پس اے ہمارے مہربان آقا جو زمین و آسمان کا واحد خدا ہے- جو اس دنیا کا بھی مالک ہے اور اگلے جہان کا بھی- جس نے موت سے زندگی پیدا کی اور پھر اس زندگی کو موت میں گم کر دیا- اور اس موت سے پھر ایک آخری زندگی پیدا کرے گا جس کے بعد کوئی موت نہیں- پس اے آخری اور دائمی زندگی کے مالک جس طرح تو نے ہماری رخصت ہونے والی بہن کو اس کی زندگی کے پہلے دور میں نوازا اور اس کے دامن کو اپنے فضل و رحمت کے پھولوں سے بھر دیا اور پھر جس طرح تو نے اس کی موت کو اپنی تقدیر خاص کے ماتحت برکت عطا کی اور اسے رحمت کے نشانوں سے زینت دی- اسی طرح اے ہمارے رحیم و ودود آقا! تو اپنی اس کمزور بندی کو جو عین عالم شباب میں زندگی کے پہلے دور سے کٹ کر اور بے شمار عزیزوں کی رفاقت کو چھوڑ کر زندگی کے آخری دور میں تنہا قدم رکھ رہی ہے- اپنے فضل اور رحمت کے ہاتھوں سے قبول کر اور اس کی کمزوریوں پر جو اکثر انسانوں کے ساتھ لگی ہوئی ہیں اپنی مغفرت کا پردہ ڈال کر اسے اس پاک گروہ میں داخل فرما جو تیری ازلی تقدیر کے ماتحت بے حساب بخشش پانے والا ہے- خدایا تو ہماری اس بہن کے لئے جس کی پہلی زندگی تیرے ہی سایہ کے نیچے گزری اس کے قبر کے زمانے کو آسان کر دے- اور اس کی روح کے توحش کو جو اس نئے دور کے ماحول میں پیدا ہو سکتا ہے اپنی شفقت کی نظر سے دور فرما- اور اسے سکینت اور قرار عطا کر- وہ تیری رحمت کے سایہ میں سے نکلی ہے تیری ہی رحمت کے سایہ میں جگہ پائے- اور تیرا برگزیدہ (-) جس کی وہ نواسی ہے اور تیرا پاک (-) جس کی وہ بہو بیٹی ہے- اسے اپنی محبت کی گود میں جگہ دیں- خدایا تیری جنت بہت وسیع ہے- تیرے فضل و کرم کی کوئی حد نہیں- تیری بندی جسے تو نے دنیا میں مرتبہ اور شرف عطا کیا وہ آخرت میں بھی تیری رحمت کے ہاتھوں سے رتبہ اور شرف پائے- اور تیرے برگزیدہ بندوں میں شمار ہو- خدایا تو اس کی تمام مرادوں کو جو دنیا میں رکھتی تھی اپنے فضل و کرم سے پورا کر- اور اس کی اولاد کا جسے اس نے کم سنی کی عمر میں ہزاروں امنگوں کو اپنے سینہ میں لئے ہوئے تیرے ہاتھ میں چھوڑا ہے حافظ و ناصر ہو- آمین- یا رب العالمین-

محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں :-

(محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ حضرت مولوی فرزند علی صاحب ناظر المال کے برادر مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب گورنمنٹ پنشنر و سابق معاون ناظر مال و سیکرٹری بہشتی مقبرہ کی اہلیہ محترمہ اور مولوی ظفر اسلام صاحب بدوملی انسپکٹر مال پنشنر کی ہمشیرہ محترمہ تھیں)

مجھے آپا جان حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کو عہد طفولیت سے دیکھنے کا موقعہ ملا- آپ کے والد ماجد ضلع سیالکوٹ میں بمقام رعیہ سرکاری شفا خانہ کے انچارج رہے- اور اس مقام سے چند میل کے فاصلے پر میرا آبائی وطن موضع بدوملی ہے- اس وقت سے آپ کی وفات تک مجھے بالکل قریب سے آپ کو دیکھنے کا موقعہ ملا-

آپ کے والدین نہایت پارسا اور فدائے احمدیت بزرگ تھے- آپ کی والدہ ماجدہ بہت ہی دعائیں کرنے والی بلکہ مستجاب الدعوات اور روحانی طور پر نہایت بلند مقام رکھنے والی خاتون تھیں- زہد و عبادت کے علاوہ غریب پروری اور مہمان نوازی میں آپ اپنی مثال تھیں- استجابت دعا کے متعلق فرماتی تھیں کہ جب میری دعا کا دھواں آسمان کی طرف چڑھ جائے تو میں سمجھ لیتی ہوں کہ دعا قبول ہو گئی- اور اگر دھواں واپس آ جائے تو میں سمجھ لیتی ہوں کہ قبول نہیں ہوئی- اور تقدیر الٰہی مبرم ہے-

عاجزہ راقمہ کی والدہ صاحبہ بہت سخت بیمار ہو گئیں- میں بوقت اشراق آپ کی خدمت میں پہنچی تو آپ باآواز بلند والدہ صاحبہ کی شفایابی کے لئے گریہ و بکا کے ساتھ دعا کر رہی تھیں- میں بھی دعا میں شریک ہو گئی- بعد دعا فرمایا مسعودہ- میری بچی- میں کیا کروں- میری دعا کا دھواں آسمان پر نہیں جاتا- راستے سے ہی واپس آ جاتا ہے- چنانچہ والدہ محترمہ تین چار روز کے بعد وفات پا گئیں- انہوں نے ہماری والدہ کو اپنے دست مبارک سے نہلایا اور کفنایا- آپ ایسی شفیق اور ہمدرد تھیں-

ایسے بہمہ صفت والدین کی گود میں سیدہ ام طاہر صاحبہ جیسے قیمتی لعل نے پرورش پائی- اور پھر حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) جیسا سرتاج آپ کو نصیب ہوا- بدوملی اور رعیہ کے قرب سے ہمارے خاندانوں کے تعلقات گویا رشتہ داری سے بھی بڑھ گئے- میری والدہ کلام الٰہی باترجمہ- احادیث پڑھی ہوئی تھیں- اور اس زمانہ کی پانچویں جماعت تک آپ کی تعلیم تھی- زبان فارسی میں گفتگو بھی کر لیتی تھیں اور اس میں خوب طاق تھیں- وہ سیدہ ام طاہر صاحبہ کی والدہ ماجدہ سے دوپٹہ بدل کر بہن بن گئی تھیں- ہم آپ کی والدہ کو بے جی کہتی تھیں- اور دیہاتی زبان میں یہ لفظ بڑے ادب کا ہے- اس وقت سیدہ ام طاہر صاحبہ اور میں عہد طفولیت میں ہی تھیں- وہ مجھ سے تین چار سال بڑی تھیں- بے حد بہادر لیکن شفیق تھیں- ایک وقت میں مجھے مار پیٹ لیتیں تو دوسرے وقت پر محبت بھی بے حد کرتیں- اپنے ساتھ ہی کھانا کھلاتیں- پھر میرے والدین اور بعد ازاں ان کا خاندان (نقل مکانی) کر کے قادیان آ گئے پھر تو گویا ہمارا ایک گھر بن گیا- اس وقت میں نے آپ کو دیکھا اور دیکھتی رہ گئی کہ وہ ایک لعل بے بہا ہے- ظاہر صفات کے ساتھ باطنی صفات مل کر گویا چار چاند لگ گئے تھے- بہادر- پر وقار اور ہمدرد-

دوسروں کی ہمدردی اور خیر خواہی میں اپنے آپ کو بالکل مٹا دینا سیدہ ام طاہر صاحبہ کا طرۂ امتیاز تھا- کئی دفعہ حضرت صاحب شدید بیمار ہوئے- (رہائش گاہ امامت) میں قیام تھا- میں نے سیدہ ام طاہر صاحبہ سے عرض کیا مجھے ہر روز زیارت کرنے کا آپ موقعہ دیں- اور جس وقت آپ فرمائیں گی میں حاضر ہو جایا کروں گی- اس پر آپ نے کہا کہ صبح کی عبادت کے بعد- چنانچہ عاجزہ ہر صبح کی عبادت کے بعد حضرت صاحب کی زیارت کر آتی تھی- ایک دن آپ برآمدہ میں حضرت صاحب کے لئے ناشتہ تیار کر رہی تھیں اور ساتھ ہی ساتھ رو بھی رہی تھیں- آنکھیں رونے سے سرخ اور سوجی ہوئی تھیں- میں سخت گھبرا گئی تو آپ مجھے دیکھ کر اور دل برداشتہ ہوئیں اور کہا کہ مسعودہ دعا کرو کہ حضرت صاحب کے پیچھے ایک منٹ بھی زندہ نہ رہوں- خدانخواستہ اگر حضرت صاحب کو صحت نہیں ہوئی تو اللہ تعالیٰ مجھے اٹھا لے- میں ایک منٹ کی جدائی بھی برداشت نہیں کر سکتی- حضرت صاحب سے اس والہانہ محبت کی بات سن کر عاجزہ نے بھی اس جگہ نفل پڑھے اور حضرت صاحب کی صحت کے لئے دل و جان سے دعا کی- کہ اب دوہرا فکر دامن گیر ہو چکا تھا-

میں تو ایک کمزور انسان اور خاندان کی ادنیٰ خادمہ ہوں- میرے متعلق کسی نے آپ سے جھوٹی شکایت کی- آپ نے مجھے پاس بٹھا کر پوچھا میں نے یہ بات سنی ہے- سچ سچ بتا دو کہ اصل بات کیا ہے- چنانچہ حقیقت سن کر آپ کو یقین آ گیا- اللہ! اللہ! کیسی مبارک ہستی تھیں کہ دوسروں کی بھی برائی نہیں سن سکتی تھیں آپ کے پاس دو جوان خوب صورت خوب سیرت لڑکیاں جو ایک رفیق کی پوتیاں تھیں اور قریب تھا کہ کسی فریب سے ان کو عیسائیت اچک لیتی اب آپ کو دلی درد تھا- کہ کسی طرح سے ان کی جلد شادیاں ہو جائیں- اور ان کے حالات کی وجہ سے انہیں کسی اور کے ہاں ٹھہرانا مناسب نہ تھا- آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جلد ان کی شادی کے لئے شریف لڑکے تلاش کرو- اور اس بات کی انہیں سخت گھبراہٹ اور بے چینی تھی- میں نے ہنس کر عرض کی کہ مجھے لڑکیاں دے دیں تاکہ آپ کی ہر وقت کی تشویش میں کمی آ جائے- اس پر آپ نے فرمایا کہ نہیں وہ تمہارے گھر جانے کے لائق نہیں- چنانچہ پندرہ بیس دن کے اندر عاجزہ نے ہی مخلص خاندان کے دو لڑکے تجویز کئے- آپ نے ان پر خرچ کر کے چائے وغیرہ کا انتظام کر کے اچھی شان سے بیاہ کیا- ایک تو اب اپنے گھر میں خوش و خرم ہے- اور جوان بچوں کی ماں ہے اور ایک جلدی ہی وفات پا گئی-

ایک واقعہ مشیتِ ایزدی سے ایسا ہو گیا جس کی وجہ سے عاجزہ کو اور بھی قرابت مل گئی- سیدہ رقیہ بیگم صاحبہ (وفات یافتہ) آپ کی بھتیجی بہت پیاری تھی- اور ان کی ذرا سی تکلیف بھی آپ کو رلا دیتی تھی- حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی زوجیت میں تھیں- اور ان سے ایک بچی عزیزہ امتہ الحیٔ بشریٰ پیدا ہوئیں جو اس وقت میری بہو ہیں- فروری 1943ء کی بات ہے کہ آپ اس بچی کو دیکھ کر دیر تک روتی رہیں اور پھر فرمایا کہ رقیہ بیگم مجھ سے کہتی تھیں کہ مجھ سے بچی لے جاؤ اور میں ان کی زندگی میں یہ کام نہیں کر سکتی تھی- اب مجھے بچی خود دے، دی- کہتیں اب آپ کے پاس ہی رہے گی- اس کے بعد آپ نے عاجزہ کو رقیہ بیگم کہنا شروع کر دیا- یہ تھی ان کی شانِ محبت-

---

گناہ سے بچنے کا ایک ذریعہ موت کو یاد رکھنا ہے

جب تک انسان موت کا احساس نہ کرے وہ نیکیوں کی طرف جھک نہیں سکتا- میں نے بتلایا ہے کہ گناہ غیر اللہ کی محبت دل میں پیدا ہونے سے پیدا ہوتا ہے- اور رفتہ رفتہ دل پر غلبہ کر لیتا ہے- پس گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے- اور خدائے تعالیٰ کے عجائبات قدرت میں غور کرتا رہے- کیونکہ اس سے محبت الٰہی اور ایمان بڑھتا ہے اور جب خدا تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے تو وہ گناہ کو خود جلا کر بھسم کر جاتی ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم عبدالستار ابراہیم (وفات یافتہ)

رفیعہ محمد کی کتاب "ہماری کہانی" جس میں محترم عبدالستار ابراہیم (وفات یافتہ) کا ذکر خیر ہے۔ شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی نے شائع کی ہے۔ اس کتاب میں رفیعہ محمد نے اپنے والد محترم کے متعدد خطوط بھی شامل کئے ہیں ہم ان میں سے دو خطوط قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

لکھنؤ 6- مئی 1937ء کو رقیہ (عبدالستار صاحب کی بیگم) کے نام لکھا گیا خط۔

تمہارا 31- مئی کا خط کل پہنچا۔ تمہارے والد سے جو گفتگو ہوئی۔ اس کے نتیجہ میں تم بہت پریشان ہو۔ درست ہے۔ ان کے سامنے جو چیزیں پیش کی گئی ہیں اور جس طرح معاملہ کی صورت کو رکھا گیا ہے اس کا تو بے شک وہی نتیجہ ہے مگر تم کو معلوم ہے کہ میں بمبئی جانا چاہتا تھا۔ اگر میں پہلے وہاں گیا ہوتا تو اب معاملے کی صورت دوسری ہوتی کیونکہ دیکھو پہلے یہاں آنے کا اور محمد (جو رفیعہ کے خاوند تھے) سے گفتگو کرنے کا بھی بہت اچھا نتیجہ نکلا۔ محمد کی باتوں کو تم لوگ سمجھتے نہیں اور خوامخواہ پریشان ہوئے وہ تو ہماری طرف داری میں سب سے لڑنے مرنے کو بھی تیار تھا۔ مگرمیں نے منع کیا۔ محمد اور سارہ میں محبت بھی اچھی ہے۔ عظیم ہی کی طرح معاملہ ہے۔ اس کی طرف سے بالکل اطمینان رکھو۔ کوئی بات نہیں ہے۔ ہاں اگر مجھ سے ملاقات نہ ہوتی اور کلکتہ گیا ہوتا تو معلوم نہیں کیا صورت ہوتی۔ بہرحال اب سب خیر ہے۔ چاچی کو پوری طرح اطمینان دلا دینا تمہارے والد کو بھی نے مصلحت سے بلایا ہے۔ دو تین روز میں ان سے گفتگو کروں گا اور کوشش کروں گا کہ معاملے کی بہترین اور آسان صورت پیدا کر دوں۔ حقیقی نتیجہ تو اللہ کے اختیار میں ہے۔ میں نے اپنا سارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے۔ وہ میرا وکیل ہے اور جو شخص اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ سے رکھتا ہے وہ اس کا کارساز ہوتا ہے۔ اور وہی اس کا بہترین وکیل لیکن ایسے آدمی کا امتحان بھی بہت سخت ہوتا ہے۔ میرے امتحان کا دور ہے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس میں کامیاب کرے اور ثبات سے برداشت کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر تم لوگوں میں ہمت ہوتی اور میرے کہنے کے مطابق خاموشی سے بیٹھ کر تماشا دیکھتے تو اتنے درجہ پر بھی معاملہ نہ جاتا۔ مگر برداشت نہ کر سکے اور میں نے تم لوگوں کی آسانی کی راہ نکال دی۔ اب تو تم کو خاموشی سے دیکھنا چاہئے۔ آخر میں بھی انسان ہوں کچھ سوچتا ہوں۔ اللہ مجھے کچھ سمجھا رہا ہے اس کے مطابق کوشش کرتا ہوں۔ تم لوگ اللہ پر بھروسہ رکھو اور دعا کرتے رہو۔ سب کچھ خیر ہو گا۔ لوگوں کی باتیں سن سن کر یہ فیصلہ کر لینا کہ ہاں بس ایسا ہی ہو گا۔ بہت غلط ہے۔ کیا خدا مر گیا ہے یا بزدل ہو گیا ہے۔ یا اپنی خدائی اس نے اوپروں کے حوالے کر دی ہے۔ یقین رکھو کہ آخر کار غالب خدا ہی رہے گا۔ اللہ کے خلاف انہوں نے جنگ کیا ہے۔ اللہ خوب موقعہ دیتا ہے کہ جس کو جو کچھ کرنا ہے کر لے پھر وہ اپنا جلال دکھلائے گا۔ تم لوگوں کا کام ہے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ سے دعائیں کرو۔ اور ہیبت جو تم لوگوں کے دلوں میں گھس گئی ہے اس کو نکال ڈالو۔ اور سارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر دو۔ وہی بہترین کارساز ہے۔ تمہارے والد کا رنگ تمہارے خود لکھنے کے مطابق بھی برا نہیں ہے۔ مجھے امید ہے ان سے گفتگو کرنے کا بہت اچھا نتیجہ نکلے گا کیونکہ میں نے کچھ سکیم سوچ رکھی ہے اگر اس کے مطابق انہوں عمل کیا تو معاملے کی صورت بالکل بدل جائے گی اگر خدانخواستہ وہ سکیم جو ہر ایک کی بہتری کے لئے ہے ان کی سمجھ ہی میں نہ آئی تو پھر اور دوسری صورتیں بھی ہیں جن پر عمل کر لیا جائے گا۔ بہرحال ان سے گفتگو کرنے کے نتیجہ میں کچھ نہ کچھ صورت نکل آئے گی۔ میرے دل میں پورا اطمینان ہے اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اللہ تعالیٰ بہتر صورت پیدا کر دے گا۔ نہ طلاق ہو گی۔ نہ خلع ہو گا۔ نہ بچے ٹوٹیں گے۔ نہ کچھ ہو گا۔ اور اگر میری سکیم کامیاب نہ بھی ہو اور شائد مصلحتاً ایسا کرنا پڑے تو بھی تم نہ گھبراؤ تم کو اور مجھے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جدا نہیں کر سکتا یا پھر میرا وقت آجائے اور موت جدا کر دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہاں جلد ملیں گے۔ تمہارے دماغ میں صرف ایک بات ہے کہ میں تم لوگوں کی طرح اقرار کر لوں کہ سب درست ہو جائے گا لیکن یہ غلط ہے۔ میرا تعلق خدا سے ٹوٹنے کے بعد دنیا بھی ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ اس میں فائدے کے بدلے نقصان دنیاوی بہت ہے جو میں خط میں سمجھا نہیں سکتا۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ دنیا بھی گئی اور دین بھی۔

اب تم سے آخیر میں مَیں یہ کہتا ہوں کہ تم لوگ گھبراہٹ پریشانی اور ہیبت دل سے نکال ڈالو اور پورے اطمینان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے دعا کرو کہ وہ بہتر صورت پیدا کر دے گا۔ اس پر بھروسہ رکھو۔

عبدالستار

اس کے بعد رفیعہ محمد لکھتی ہیں۔ امی ابھی جوان تھیں گھر میں بوڑھی دادی نو عمر بچیاں اور ایک لڑکا تھا۔ شدید ترین مخالف کے مکان میں کرایہ دار کی حیثیت سے رہ رہے تھے۔ بابا جان کے لکھنے پر چھوٹا سا مکان تلاش کرنے نکلیں۔ میمن قوم میں عورتیں زیادہ باہر نہیں نکلتیں پردہ بھی سخت تھا ہوا یہ کہ جہاں بھی امی مکان کی تلاش میں پہنچتی سیٹھ کے کارندے منع کر دیتے۔ کہ یہ قادیانی ہے اس کو مکان نہیں دینا۔ دوسری حرکت یہ کہ اپنا مکان خالی کرنے کے لئے نوٹس پر نوٹس دینے لگے۔ شیشہ گلی میں ایک مکان دیکھا۔ انہوں نے قادیانی ہونے پر تو اعتراض نہ کیا۔ ان کو تردد تھا تو یہ کہ بابا کو ہارٹ کی بیماری ہے۔ کرایہ کون دے گا۔ مایوس ہو کر واپس آنے والے تھے کہ مالک مکان کی والدہ نے بٹھا کر کچھ تواضع کی۔ باتیں چل نکلیں تو بہت ہی قربتیں اور جاننے والوں سے آپس میں مراسم نکلے۔ ہمارے اٹھنے تک وہ ہمیں مکان دینے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ ساتھ رہے تو خلوص بڑھتا رہا۔ اور ہر آنے والا دن پہلے سے بہتر ہوتا گیا۔ وہاں منتقل ہو کر محسوس ہوا جیسے آزادی میں سانس لیا ہے۔ کوئی محل سے چبوترے پر آکر خوش نہیں ہوتا مگر ہم کو یہ جگہ بہت اچھی لگی۔ بابا کے سفر کی اگلی منزل قادیان تھی۔ قادیان سے مرسلہ خطوط اس زمانے کی ساری کیفیات کھول کر بیان کرتے ہیں۔ یہاں رفیعہ محمد عبدالستار صاحب کا ایک اور خط پیش کرتی ہیں۔

از قادیان۔ مورخہ 20- مئی 1937ء

رقیہ:۔ میں لکھنؤ سے اتوار کے روز چلا راستے میں سہارنپور ایک روز ٹھہر کے کل دوپہر کو (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) قادیان میں پہنچ گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اللہ تعالیٰ نے یہ تمنا پوری کر دی۔ مگر یہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ حضرت صاحب سندھ تشریف لے گئے ہیں۔ ہفتہ عشرہ میں واپس آئیں گے۔ یہاں پہنچ کر اب بغیر زیارت کئے ہوئے اور دعا کرائے ہوئے واپس نہیں جا سکتا۔ لہٰذا ان کے آنے تک ٹھہرنا ضروری ہے اور ٹھہروں گا۔ میں یہاں اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوں۔ وہ اپنے مہمان کی پوری خبرگیری کرتا ہے۔ تم فکر نہ کرنا۔ میں کلکتہ کی نسبت بہت اچھی طرح ہوں۔ میری ضرورت کا سارا سامان ہر جگہ اللہ تعالیٰ خود ہی کرتا ہے وہ اس ناچیز پر بہت مہربان ہے۔ ان کے آنے کے بعد کہاں جاؤں گا اور کیا ہو گا۔ یہ صرف اللہ ہی کو معلوم ہے۔ ابھی کوئی پروگرام نہیں ہے۔ مگر اللہ پر بھروسہ ہے کہ جو ہو گا۔ اچھا ہو گا۔

ابھی ابھی تمہارے دو خط بتاریخ 15 اور 16 کے لکھنؤ سے سارہ نے بھیج دئے ہیں۔ ہاں ٹھیک ہے۔ تمہارے والد اگر چاہتے تو کوئی درمیانی راستہ نکل سکتا تھا۔ خیر اللہ ہدایت دے اس میں شک نہیں کہ سب ایک طرف ہیں اور ظلم و ستم میں کوئی کسر باقی نہ رکھیں گے مگر تم کو معلوم ہے کہ اللہ دوسری طرف ہے اور وہ ان کے ہر مجمع میں موجود ہے۔ اور یہ اپنا داؤ کر رہے ہیں اور وہ اپنا داؤ کر رہا ہے۔ میری زندگی اور موت کا سوال بالکل علیحدہ ہے مگر غالب ہر حال میں اللہ ہی رہے گا۔ ہونے دو سارے زمانے کو ادھر ہونے دو۔ صبر اور ہر حال میں صبر رکھو۔ اسی پر بھروسہ رکھو۔ وہ بڑا کارساز ہے۔ اور ابھی ان لوگوں سے میل رکھو۔ ان سے بگاڑ نہ کرو۔ جیسے وہ لوگ کہیں ویسا کرو۔ مگر اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکاؤ راتوں کو گڑگڑاؤ اور صبر طلب کرو۔ یہ ابتلا ہے آزمائش ہے۔ کسوٹی ہے اس سے چھوٹ نہیں سکتے۔ میں نے اپنے آپ کو بالکل اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا ہے۔ جو اس کو منظور ہو گا اور جو کچھ وہ مجھ سے کرائے گا کروں گا۔ وہ لوگ کہتے ہیں کہ نکاح باطل ہو گیا ہے۔ جھک مارتے ہیں جھک مارنے دو۔ تم کہتی ہو کہ ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ بے شک اگر میں مر گیا تو ہونا ہی ہے۔ اگر خدا نے زندہ رکھا تو وہ صورت بھی پیدا کرے گا جو تم لوگوں کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو گا۔ صبر اور بھروسہ رکھو اور دعا کرتے رہو اور اپنی طبیعت میں اطمینان پیدا کرو۔ صحت کو خراب نہ کرو۔ کیونکہ بچوں کے لئے تم کو ابھی زندہ رہنا ضروری ہے۔ پندرہ روز کا ٹائم دیا ہے اور جواب تیار کر رہا ہوں اور جواب کے ساتھ اتمام حجت بھی ہو گا۔ پھر اللہ کو جو منظور ہو گا۔ وہ ہو گا۔ اس پر شاکر رہنا اور غیب سے اس کی مدد کا انتظار کرتے رہنا۔ بچوں کو سب کو دعا سلام اور پیار۔ تم خود صبر کرو۔ اور بچوں کو صبر کی تلقین کرو۔ اور اللہ سے توبہ استغفار کرتے رہو۔ اور اس مصیبت عظمیٰ پر صبر کرو۔ اور صبر کا اجر ضائع نہیں ہوتا۔ دنیا چند روزہ ہے۔

دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گذار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کو جذب کرنے والی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتی ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے۔ ہاں نری دعا خدا تعالیٰ کا منشاء نہیں ہے بلکہ اول تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے۔ اسباب سے کام لے۔ اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب الدعا سے ناواقفی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو آزمانا ہے۔ اور نرے اسباب پر گر رہنا۔ اور دعا کو لاشئی محض سمجھنا یہ دہریت ہے۔ یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا۔ اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے ارد گرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 148)

انسان جب گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت الثالث کا ایک مکتوب

سلام ودعا کے بعد۔

محترم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سلسلہ احمدیہ کے ایک ممتاز فرد تھے۔ ان کا تعلق سکندر آباد دکن سے تھا۔ وہ خود بھی تاجر تھے۔ اور معزز تاجر خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے امامت ثانیہ کے عہد میں احمدیت کو قبول کیا۔ روز بروز عشق ووفا میں بڑھتے گئے۔ اگرچہ وہ بہت پیچھے آئے لیکن بہتوں سے آگے نکل گئے۔

انہوں نے (دین حق) کی اشاعت میں زندگی صرف کر دی۔ مختلف زبانوں میں (دین حق) کی تعلیمات کے تراجم شائع کئے اور اس پر کئی لاکھ روپے صرف کئے۔ (حضرت امام جماعت الثانی) نے ان کے متعلق ان کے احمدیت قبول کرنے سے قبل رؤیا دیکھا کہ ایک تخت بچھا ہوا ہے جس پر وہ بیٹھے ہوئے ہیں اور آسمان سے ایک نور ان کے قلب پر گر رہا ہے۔ اور وہ ذکر الٰہی کر رہے ہیں۔ یہ اس وقت کا خواب ہے جبکہ وہ ابھی احمدی نہیں ہوئے تھے۔ اور سلسلہ کے کاموں میں ان کو حصہ لینے کا موقعہ نہیں ملا تھا۔ اس کے بعد خدا نے انہیں سلسلہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا کی اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا موقعہ ملا۔

سیٹھ صاحب کے بچے بھی حسب توفیق سلسلہ کے کاموں میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ (آپ) کو امامت اور خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے نہایت گہرا تعلق تھا اور دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا۔ انہوں نے ترقی دین حق کے نام سے سکندر آباد میں ایک انجمن قائم کی تھی جو دنیا کے مختلف ممالک اور ہندوستان کے مختلف حصوں میں لٹریچر بھجواتے رہتے تھے۔ جس کی وجہ سے بہت سی سعید روحیں دین حق میں داخل ہوئیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کا انجام بھی نہایت عمدہ کیا ان کو اور ان کی اہلیہ محترمہ کو بہشتی مقبرہ قادیان میں جگہ عطا فرمائی۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بلند درجات عطا کرے اور ان کی نیکیوں کو ان کی اولاد میں قائم رکھے آمین۔

مرزا ناصر احمد

امام جماعت احمدیہ الثالث

(یہ خط 3۔اپریل 1971ء کو لکھا گیا تھا)

یادرفتگاں

محترم خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب

خلیفہ جمیل احمد

میرے والد محترم خلیفہ عبدالرحمان صاحب آف کوئٹہ 16۔ اگست 1995ء صبح سات بجے وفات پاگئے۔ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقرب رفیق حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونی کے فرزند تھے۔ خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب اور آپ کے بڑے بھائی خلیفہ عبدالرحیم صاحب دونوں کشمیر میں معزز عہدوں پر سرفراز رہے۔ آپ تقریباً تین سال تک جماعت احمدیہ سرینگر کے پریذیڈنٹ رہے۔ پاکستان آنے کے بعد کوئٹہ میں رہائش اختیار کی۔ عرصہ دراز تک کوئلے کا کام کرتے رہے آپ جماعت کے ایک نہایت ہی مخلص خادم تھے۔ جماعت کے کاموں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اور خدمت دین کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ آپ نے چار آئمہ سلسلہ کا زمانہ پایا۔ اور ان سے نہایت محبت عقیدت اور جانثاری کا شیوہ رکھا۔ شیخ محمد حنیف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے ایک مرتبہ ایک خط میں ان کے متعلق تحریر فرمایا ’محترم خلیفہ عبدالرحمان صاحب کو یہ عاجز تقریباً 33 برس سے جانتا ہے وہ غالباً 1954ء میں کوئٹہ تشریف لائے تھے۔ اور اس وقت سے اب تک جماعت احمدیہ کوئٹہ کے بزرگ ارکان میں سے ہیں۔ مختلف خدمات پر سرفراز رہے۔ قاضی مقامی۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد ورشتہ ناطہ ناظم انصاراللہ ضلع بلوچستان اور بیسیوں بار بحیثیت قائم مقام امیر اور امیر ضلع بلوچستان خدمات بجا لاتے رہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے یہ بزرگ بھائی حسن اخلاق کے پیکر۔ سچے اور مخلص احمدی اور احمدیت کے فدائی ہیں۔ انتہائی درجہ کے نیک خو۔ حلیم الطبع۔ شریف النفس۔ صداقت شعار مالی ودیگر ہر قسم کی قربانیاں کرنے والے ہر شخص کے دکھ سکھ میں کام آنے والے بے ضرر انسان ہیں۔ دعا گو عابد انسان بھی ہیں۔ آپ ان کے دلی جذبات ایمانیہ کا اس امر سے بھی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ 9۔ مئی 1986ء کو جب (کوئٹہ کی بیت الذکر) پر سخت حملہ ہوا۔ اور پہلے سے علم ہونے کی وجہ سے کہ ہر شخص جو بیت الحمد میں عصر کے بعد ٹھہرے گا جان عزیز جان آفرین کے حوالہ کرنے کے لئے ہر دم تیار رہے باوجودیکہ عاجز نے معمر دوستوں سے کہا تھا کہ وہ جمعہ کے بعد تشریف لے جائیں اور اپنے گھروں میں دعائیں کریں۔ محترم خلیفہ عبدالرحمان صاحب پتھراؤ تک مستقل مزاجی سے خانہ خدا میں بیٹھے رہے۔ جب حملہ ختم ہوگیا۔ تو پھر اس عاجز کی درخواست پر بیت الحمد سے گئے کہ جماعت کو باہر بھی مخلصین کی ضرورت ہے۔ ہر قسم کے چندہ جات لازمی کے علاوہ طوعی چندہ جات میں بھی برابر کا حصہ لیتے رہے ان کی نیک سیرتی کو دیکھتے ہوئے اور ان کے اس اضطراب کو دیکھ کر یہ عاجز بے چین ہوگیا ہے‘‘ ۔

(اللہ تعالیٰ شیخ محمد حنیف صاحب کے درجات بلند فرمائے۔)

اباجان نہایت ہی متقی اور مہربان۔ اور ہر ایک سے پیار کرنے والے تھے۔ جب کسی سے ملتے تو نہایت خندہ پیشانی اور محبت سے پیش آتے۔ مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ ہمیشہ خواہش ہوتی کہ اچھا کھانا پکا ہوا دوسروں کو کھلاؤں۔ ہر چھوٹے بڑے سے عزت اور شفقت سے پیش آتے۔ ملازموں سے بھلائی کا سلوک کرتے۔ اخلاص‘ سچائی‘ تقویٰ اور توکل ایسے اوصاف تھے جو ان کو ورثے میں اپنے والد (محترم حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونی سے ملے تھے۔ نہایت عاجزی سے ہر ایک کے لئے دعاگو رہتے۔ اور جو کوئی بھی اپنے مسائل کی عقدہ کشائی کے لئے ان سے دعا کی درخواست کرتا وہ بڑی لگن اور خلوص سے یہ ذمہ داری نبھاتے۔ نہایت ہی صابر کیا مجال کہ شکایت کا کوئی لفظ نوک زبان پر لاتے۔ مشکل وقت پر ہمیشہ (صبر اور عبادت سے اللہ کی مدد طلب کرو) کے عملی نمونہ کا مظاہرہ کرتے۔

ان کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ سبھی طرح کے لوگوں سے ان کی واقفیت تھی۔ نہایت ہی نرم زبان۔ ہر ایک کے ساتھ عزت سے پیش آتے۔ دوسروں کو تکلیف دینا ان کو کسی طرح گوارا نہ تھا۔ دشمنوں سے بھی اچھا سلوک کرتے۔ اور اپنا گرویدہ بنا لیتے۔ بعض لوگ آپ کے کردار کو دیکھ کر ہی احمدیت کو قبول کرنے کی سعادت حاصل کرچکے ہیں۔

عبادات کے نہایت پابند اور بہت ہی خوش الحانی سے (۔) تلاوت کرتے ہر آزمائش اور کٹھن گھڑی کو بھی مشیت ایزدی سمجھ کر راضی برضا رہنے کی اعلیٰ صفت ان میں موجود تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اپنے جوان سال بیٹے برادرم خلیفہ خلیل احمد کی کینیڈا میں وفات کے صدمہ کو بھی نہایت صبر کے ساتھ برداشت کیا۔

یہاں پر ایک چھوٹا سا واقعہ غیبی نصرت اور تائید کے نشان کے طور پر تحریر کرتا ہوں۔ ایک دفعہ اطلاع ملی کہ جن ویگنوں پر کوئلہ بھیجا گیا تھا اس ٹرین کے انجن کے بریک فیل ہو جانے کی وجہ سے ٹرین پہاڑ سے نیچے گر گئی۔ اور انجن سمیت تمام ڈبے ختم ہو گئے ہیں۔ جب میں نے بیت الحمد جا کر ان کو یہ خبر سنائی تو ان کے چہرے پہ کوئی پریشانی کے آثار نہ تھے اور وہ مطمئن تھے۔ مجھ سے کہا کہ خود جا کر دیکھو کیا ہوا ہے۔ جب میں جائے وقوع پر پہنچا تو دیکھا کہ دو ڈبے معجزانہ طور پر بچ گئے ہیں۔ لیکن باقی تمام کے تمام ڈبے ایک دوسرے کے اندر دھنس کر ختم ہو گئے۔ وہاں پر موجود تمام لوگ حیرانگی سے دیکھ کر کہہ رہے تھے کہ یہ تو کوئی بہت ہی نیک آدمی ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل کیا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ دونوں ڈبے اباجان کے تھے۔

آپ نے لواحقین میں اہلیہ محترمہ کے علاوہ دو بیٹے خلیفہ طاہر احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ خاکسار خلیفہ جمیل احمد زعیم حلقہ چھاؤنی مجلس انصاراللہ کوئٹہ اور بیٹی کوثر عزیز (اہلیہ خلیفہ عبدالعزیز صاحب آف کینیڈا) متعدد پوتے۔ پوتیاں۔ نواسے اور پڑپوتے چھوڑے ہیں۔ خدا تعالیٰ سب کو ان کے نقش قدم پر چلائے۔ اور اباجان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

عامر رفیق فیاض

میرا خاندان

1۔ ہمارے داداجان کے والد بزرگوار کا نام ہیرو تھا لیکن جب آپ نے حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کی تو حضرت بانی سلسلہ نے آپ کا نام محمد عبداللہ رکھا آپ حضرت بانی سلسلہ کے رفیق تھے۔ آپ کے پانچ بیٹے تھے جن میں سے چوہدری دین محمد جماعت چک نمبر R-93/6 کے پریذیڈنٹ رہ چکے ہیں۔

2۔ فتح محمد کے بیٹے عباس علی شاکر مجلس کے سابق قائد خدام الاحمدیہ رہ چکے ہیں اور اس وقت زعیم انصاراللہ کے عہدے پر فائز ہیں۔

3۔ غلام حسین صاحب کے تیسرے بیٹے محمد رفیق ناطق اپنی جماعت کے سابق پریذیڈنٹ رہ چکے ہیں اسی طرح آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے محمد رشید بھی اس عہدے پر فائز رہ چکے ہیں۔

4۔ غلام علی کے بیٹے پروفیسر شمشاد علی جماعت کی اطاعت کرتے ہوئے سیرالیون میں بحیثیت استاد فریضہ انجام دیتے رہے ہیں۔

5۔ غلام محمد کے بیٹے محمد یاسین اس وقت مجلس ہارون آباد کے سیکرٹری مال عرصہ دراز سے چلے آ رہے ہیں۔

یہ بھی یاد رکھو کہ سب سے اول اور ضروری دعا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے ساری دعاؤں کا اصل اور جز یہی ہے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاوے گی اور انسان ہر قسم کی گندگیوں اور آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں مطہر ہو جاوے تو پھر دوسری دعائیں جو اس کی حاجات ضروریہ کے متعلق ہوتی ہیں وہ اس کو مانگنی بھی نہیں پڑتیں وہ خود بخود قبول ہوتی چلی جاتی ہیں۔ بڑی مشقت اور محنت طلب یہی دعا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاوے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ایڈز- تیسری دنیا کی اقتصادی ترقی میں رکاوٹ

انسانیت کی بقا کو ایڈز سے خطرہ لاحق ہے۔ اور ایڈز کے خلاف مہنگی مہم ہے تیسری دنیا کی اقتصادیات کو خطرہ ہے۔ تیسری دنیا کے غریب ممالک میں ایڈز کے بڑھنے کے واقعات کے بعد اس کی تحقیق اور علاج پر بھی اخراجات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ اضافہ اتنا زیادہ بھی ہو سکتا ہے کہ تیسری دنیا کے غریب ممالک کا دیوالہ نکال دے۔

گویا کہ جو ایڈز سے نہ مرا اس کو اقتصادیات مار ڈالے گی۔ ایڈز پر ہونے والے اخراجات کے نتیجے میں دنیا کے سب سے زیادہ آبادی والے اس خطے میں ترقیاتی منصوبے التوا کا شکار ہو جائیں گے۔

ایشین ڈیولپمنٹ بینک کے سینئر اکانومسٹ مانتو تھانٹ نے خبردار کیا ہے کہ ایڈز انسانیت کے لئے سب سے بڑا خطرہ بننے کے بعد اب تیسری دنیا کے ممالک کی اقتصادی ترقی کی راہ میں بھی سب سے بڑی رکاوٹ بننے والی ہے۔ کیونکہ ایڈز کے خلاف بیداری اور احتیاطی اقدامات اور تدارک کی مہم پر بھاری اخراجات ہو رہے ہیں۔ تیسری دنیا کے ممالک میں ایڈز تیز رفتاری سے پھیل رہی ہے۔ خدشہ ہے کہ ۲۱ ویں صدی میں ایشیاء میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد افریقہ سے کہیں زیادہ ہو جائے گی۔ ایشیائی ممالک کی نوجوان نسل ایڈز کا سب سے بڑا ہدف ہو گی۔ جس کی وجہ سے اقتصادی ترقی کے میدان میں تمام شعبے بری طرح متاثر ہوں گے۔

ادھر بھارت کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس ملک میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد میں غیر معمولی رفتار سے اضافہ ہو رہا ہے۔

اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کے ایڈز کے بارے میں ریجنل سربراہ پیٹر گڈون نے بتایا ہے کہ بھارت میں ۲۱ ویں صدی کے آغاز تک ایڈز کے مریضوں کی تعداد ۴۰ لاکھ ہو جائے گی۔

یاد رہے کہ یہ کوئی پہلی مرتبہ نہیں ہے کہ کسی عالمی تنظیم نے ان خیالات کا اظہار کیا ہو بلکہ اس سے پہلے بھی اقوام متحدہ کے مختلف ادارے اور متعدد عالمی تنظیمیں اس قسم کے خدشے کا اظہار کر چکی ہیں۔ عام طور پر بھارت میں اس بیماری کے پھیلاؤ کی وجہ ملک میں وسیع پیمانے پر جسم فروشی کا دھندہ ہے۔ اس میں کم عمر بچوں کی بھی ایک بڑی تعداد ملوث ہے۔ اور اس کا مرکز بمبئی کا شہر ہے۔

اقوام متحدہ کی رپورٹ کی روشنی میں خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ بھارت جلد ایشیاء میں ایڈز کے مریضوں کا سب سے بڑا ملک بن جائے گا۔

نئی دہلی سے ملنے والی ایک خبر کے مطابق بھارت کی نوبل انعام یافتہ سماجی کارکن مدر ٹریسا نے بھارت میں ایڈز کے بڑھتے ہوئے مرض کا مقابلہ کرنے کے لئے "ایڈز ہوم" کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ اور دنیا بھر کے لوگوں سے اس [illegible] کے لئے چندہ دینے کی اپیل کی ہے۔ مدر ٹریسا نے اپنے منصوبے کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ اس ہوم میں ایڈز کے مریض سکون میں سے مر سکیں گے۔ تاہم انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ ہوم کب اور کس جگہ کام شروع کرے گا۔

ooo

امریکہ- خالصتان کی حمایت میں

بھارت کے صوبہ پنجاب میں بم کے ایک دھماکے میں وزیر اعلیٰ بے انت سنگھ اور ان کے سیکیورٹی کے عملے کی ہلاکت نے خالصتان کی تحریک کو ایک بار پھر زندہ کر دیا ہے۔

اب خبر ملی ہے کہ امریکی کانگرس کے 24 سے زیادہ اراکین نے کانگریس میں ایک ایسی قرار داد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس میں حکومت نے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ بھارتی پنجاب میں خالصتان کی تحریک کی حمایت کرے۔

ادھر کانگرس کے 23 ارکان نے ایک مشترکہ خط میں بھارتی حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ اس تحریک کے نظربند رہنماؤں کو رہا کر دے۔

معلوم ہوا ہے کہ بعض امریکی سرمایہ کار بھارتی پنجاب میں سرمایہ کاری کرنا چاہتے ہیں اور وہ اس مقصد کے لئے صوبے میں پرامن حالات اور سیاسی استحکام کی خواہش رکھتے ہیں۔

امریکی حلقوں نے مشرقی پنجاب میں خالصتان کی تحریک کو دبانے اور بھارتی پنجاب کے وزیر اعلیٰ بے انت سنگھ کے حالیہ قتل میں ملوث مبینہ ملزمان لکھ ہندر سنگھ اور گردیپ سنگھ کو بجلی کے شاک لگا کر اقبال جرم کرانے پر گہری تشویش ظاہر کی ہے۔ اور ایک اعلیٰ پولیس افسر مسٹر پی ایس گل کی جانب سے روزانہ فرضی پولیس مقابلوں میں سکھوں کی ہلاکت اور بعض سکھوں کو حراست میں لئے جانے کے واقعات پر بھارتی حکومت کو اپنی فکر اور تشویش سے آگاہ کر دیا ہے۔

ooo

امریکہ میں تارکان وطن کی آمد

امریکہ کو ایک ایسا ملک سمجھا جاتا ہے جو تارکان وطن نے آباد کیا ہے یورپ سے آنے والے اس تعداد میں سرفہرست ہیں اور دراصل وہی ملک کے حاکم بھی ہیں اس کے علاوہ افریقہ سے آئے ہوئے غلام اور ان کی اولادیں اور ایشیا چین اور افریقہ کے متعدد ممالک سے آئے ہوئے لوگ اپنے ملکوں کو بھول کر خود کو امریکی شہری کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

لیکن اب امریکی حکومت ترک وطن کر کے آنے والوں کو خوش آمدید کہنے کی پالیسی پر نظر ثانی کر رہی ہے۔

امریکی کانگرس کے سامنے جو تجاویز پیش کی جا رہی ہیں وہ اگر منظور ہو گئیں تو امریکہ کے امیگریشن قوانین میں وسیع پیمانے پر ردوبدل کیا جائے گا۔ ان نئے قوانین کا مقصد نئے آنے والے تارکان وطن کی تعداد کم کرنے کے علاوہ پہلے سے موجود ایسے تارکان وطن کو سہولتیں فراہم کرنے میں کمی کرنا بھی ہے۔ قومی مفاد میں امیگریشن کے قوانین 1995ء کا مسودہ امریکی ایوان نمائندگان کے سامنے زیر بحث ہے۔ اس کے مطابق آئندہ 5 سال میں امریکہ میں امیگریشن حاصل کرنے والوں کی تعداد میں 35 فیصدی کمی کی جائے گی۔ اس کے علاوہ پہلے سے موجودہ تارکان وطن کو دی جانے والی سہولتوں پر بھی نظر ثانی کی جائے گی۔

ان قوانین کے تحت امریکی حکومت کی سہولتوں کے وہی لوگ حقدار ہوں گے۔ جو قانونی طور پر امیگرنٹس (تارکان وطن) تسلیم کئے گئے ہیں۔ اور مختلف حکومتی ادارے انہی کو سہولیات فراہم کریں گے۔ یاد رہے کہ امریکہ میں غیر قانونی تارکان وطن کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ اور اب حکومت یہ چاہتی ہے کہ غیر قانونی تارکان وطن کو ہر قسم کی سہولت سے محروم کر دیا جائے۔

بتایا گیا ہے کہ امریکہ میں گذشتہ سالوں میں امیگریشن کی تعداد میں ریکارڈ اضافہ ہوا ہے۔ اور حکومتی ذرائع سے امداد حاصل کرنے والوں کی رقوم میں 500 فی صد اضافہ ہو چکا ہے۔ اس وقت امریکہ میں ہر سال 6 لاکھ افراد امیگریشن حاصل کرتے ہیں۔ اور یہ تعداد دیگر ممالک کے تارکان وطن کی کل تعداد سے بھی زیادہ ہے۔ اور اب امریکہ کی حکومت اس موڈ میں آ رہی ہے کہ تارکان وطن کی تعداد میں کمی کی جائے۔ اور ان کو سہولتیں فراہم کرنے کے اخراجات بھی کم کئے جائیں۔

ooo

منڈیلا کے احکامات کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا

تیسری دنیا میں یہ نظارہ کئی جگہ دیکھنے میں آیا ہے کہ تحریک آزادی کے ہیرو جب آزاد شدہ حکومت کے سربراہ بنے تو اپنی مقبولیت برقرار نہ رکھ سکے۔ انڈونیشیا کے ڈاکٹر سوئیکانو اس کی ایک بڑی مثال ہیں۔

آج کے دور میں یہ کیفیت جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا پر صادق آ رہی ہے۔ 27 سال جیل میں رہنے کی تاریخی قربانی دینے والے یہ سربراہ حکومت اب اپنی مقبولیت کھوتے جا رہے ہیں۔

جنوبی افریقہ کی ایک آئینی عدالت کے فیصلے کے مطابق صدر منڈیلا کے اس فیصلے کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے جس کے تحت انہوں نے یکم نومبر کو بلدیاتی انتخابات کا اعلان کیا تھا۔ مسٹر منڈیلا نے کہا کہ وہ پارلیمنٹ کا ایک خصوصی سیشن طلب کریں گے تاکہ اس معاملے میں پر غور کیا جا سکے۔ ان انتخابات کو ملک سے نسل پرستی پر مبنی نظام کے خاتمے کے لئے آخری بڑا اقدام کیا جا رہا تھا۔ ایک سال قبل جو عام انتخابات ہوئے تھے ان میں صدر منڈیلا کی جماعت کانگرس کو غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی تھی اور اس کے نتیجے میں مسٹر منڈیلا ملک کے سربراہ بن گئے تھے۔

آئینی عدالت کے حالیہ فیصلے میں کہا گیا ہے کہ پارلیمنٹ لوکل گورنمنٹ کے ڈھانچے میں ترامیم کرے۔ اس سے قبل پارلیمنٹ کا اجلاس 15- ستمبر کو ملک میں بلدیاتی انتخابات کرانے کے لئے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اب آئینی عدالت کے فیصلے کے نتیجے میں یہ انتخابات خاصے طویل عرصے کے لئے ملتوی ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ جس سے صدر منڈیلا کا پروگرام متاثر ہو گا۔

صدر نے اس امر سے انکار کیا کہ ملک میں کوئی آئینی بحران ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلدیاتی انتخابات کے لئے تیاریاں جاری رہیں گی اور ہمیں امید ہے کہ ہم اپنے منصوبے پر عمل کر سکیں گے۔ ان کے وزیر بلدیات نے بتایا کہ 25 اکتوبر کو اس مقصد کے لئے پارلیمنٹ کا اجلاس بلا کر مناسب قانونی سازی کی جائے گی۔

ooo

ہفتہ تحریک جدید

29- ستمبر تا 4- اکتوبر 95ء

○ حسب سابق امسال بھی 29- ستمبر تا 4- اکتوبر 1995ء میں ہفتہ تحریک جدید منایا جائے۔

(1) 29- ستمبر بروز جمعہ تحریک جدید کے عنوان پر خطبات دیئے جائیں۔

(2) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے حالیہ خطبات بابت انفاق فی سبیل اللہ کے اقتباسات سنائے جائیں۔

(3) غیر معیاری وعدوں کو معیاری بنانے کی سعی کی جائے۔ ٹارگٹ بہرحال حاصل کئے جائیں اور وصولی کو سوفیصد تک پہنچایا جائے۔

(4) مخلصین کی تعداد ضرورت کے مطابق بڑھائی جائے اور جمع شدہ چندہ اولین موقعہ پر داخل خزانہ کروا دیا جائے۔

(5) ہفتہ تحریک جدید کی تحریری رپورٹ جلد از جلد دفتر ہذا کو بھجوا دی جائے اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور حسنات دارین سے نوازے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید- ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب (وفات یافتہ) عرصہ گیارہ ماہ سے شوگر اور بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ محترمہ ثوبیہ ہما ٹیچر گورنمنٹ نصرت جہاں گرلز سکول ربوہ بنت مکرم محبوب احمد بھٹی صاحب محافظ حضرت امام جماعت احمدیہ بعارضہ فالج و شوگر بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

حضرت امام جماعت الثالث کا اہم ارشاد

○ مجلس موصیاں اور تعلیم کلام الٰہی:۔ "تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موصی صاحبان پائے جاتے ہیں۔ ان کی ایک مجلس قائم ہونی چاہئے۔ یہ مجلس باہمی مشورے کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے۔ منتخب صدر جماعت جماعتی نظام میں سیکرٹری وصایا ہوگا۔ ممکن ہے بعد میں ہم اس کا نام بھی بدل دیں۔ لیکن فی الحال منتخب صدر ہی سیکرٹری وصایا ہوگا۔ اور اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہوگا۔ کہ وہ گاہے گاہے مرکز کی ہدایت کے مطابق وصیت کرنے والوں کے اجلاس بلائے۔ اس اجلاس میں وہ ایک دوسرے کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کریں۔ جو ایک موصی کی ذمہ داریاں ہیں۔ یعنی اس شخص کی ذمہ داریاں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہمیں یہ بتاتی ہے۔ کہ خدا کے سارے فضلوں اور اس کی ساری رحمتوں اور اس کی ساری نعمتوں کا وہ وارث ہے۔

(خطبہ فرمودہ 5۔ اگست 1966ء الفضل 10۔ اگست 1966ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے مستقل پروگرام

احباب جماعت مطلع رہیں کہ M-T-A کی نشریات کا آغاز روزانہ صبح 11 بجے ہوتا ہے اور یہ پروگرام رات گیارہ بجے تک جاری رہتے ہیں۔

صبح 11 بجے سے ساڑھے تین بجے بعد دوپہر اور پھر رات 9 بجے سے 11 بجے تک روزانہ جو پروگرام نشر ہوا کریں گے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1- بروز جمعۃ المبارک صبح ساڑھے گیارہ بجے حضرت صاحب کے ساتھ مجلس عرفان

بروز جمعۃ المبارک بعد دوپہر 2-00 بجے پشتو پروگرام (عموماً خطبات کا ترجمہ)

2- بروز ہفتہ صبح ساڑھے گیارہ بجے ہومیو پیتھی کلاس

بروز ہفتہ بعد دوپہر 2-00 بجے بنگلہ پروگرام

3- بروز اتوار صبح ساڑھے گیارہ بجے ہومیو پیتھی کلاس

بروز اتوار بعد دوپہر 2-00 بجے پشتو پروگرام (عموماً خطبات کا ترجمہ)

4- بروز سوموار صبح ساڑھے گیارہ بجے ترجمہ کلام الٰہی کلاس

بروز سوموار بعد دوپہر 2-00 بجے سندھی پروگرام (عموماً خطبات کا ترجمہ)

5- منگل کے روز صبح ساڑھے گیارہ بجے ترجمہ کلام الٰہی کلاس

منگل کے روز بعد دوپہر 2-00 بجے بنگلہ پروگرام

6- بروز بدھ صبح ساڑھے گیارہ بجے خطبہ جمعہ

بروز بدھ بعد دوپہر 2-00 بجے سرائیکی پروگرام (عموماً خطبات کا ترجمہ)

7- بروز جمعرات، صبح ساڑھے گیارہ بجے درس کلام الٰہی

بروز جمعرات بعد دوپہر 2-00 چینی پروگرام

ہر روز لندن سے LIVE نشریات ختم ہونے کے بعد حضرت صاحب کی کسی گذشتہ ملاقات' کا پروگرام نشر ہوا کرے گا۔

احمدی طلباء و طالبات متوجہ ہوں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں احمدی طلباء و طالبات کی تعلیمی راہنمائی کے لئے ایک Information Cell قائم ہے جو پاکستان میں اور بیرون ملک دنیا بھر کے تعلیمی اداروں کے بارے میں احمدی طلباء و طالبات کو معلومات فراہم کرتا ہے۔

پاکستان اور دنیا بھر کے احمدی طلباء و طالبات سے گذارش کی جاتی ہے۔ کہ وہ جس جس تعلیمی میدان میں (مثلاً سائنس' آرٹس' پبلک ایڈ منسٹریشن' بزنس ایڈ منسٹریشن' کمپیوٹر وغیرہ وغیرہ میں) تعلیم حاصل کر رہے ہوں۔ اپنے تعلیمی ادارہ سے متعلقہ معلومات (داخلہ کا طریق کار وغیرہ) خواہ وہ پراسپکٹس کی صورت میں ہوں' پمفلٹ کی صورت میں ہوں یا کسی بھی صورت میں ہوں جلد از جلد ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ارسال فرماویں۔ اسی طرح اگر آپ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارے میں مذکورہ بالا معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔

امید ہے کہ طلباء و طالبات اپنے اس Information Cell کو کامیاب بنانے کے لئے جو بھی نئی نئی معلومات حاصل ہوتی رہیں گی۔ وہ ہمیں ضرور بھجواتے رہیں گے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

یوم تحریک جدید 27۔ اکتوبر 1995ء

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ 27۔ اکتوبر 1995ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے اور جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

مربیان و معلمین سلسلہ سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

وقف جدید کا عالمگیر نظام

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کے نظام کو اب عالمی وسعت عطاء فرما دی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا کی جماعتیں قربانیوں کے اس نئے میدان میں جوش و جذبہ سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ ان حالات میں جماعت ہائے پاکستان پر خصوصی ذمہ داری عائد ہو رہی ہے اور عالمی مسابقت الی الخیر کی اس زندگی بخش دوڑ میں ہمیں یہ ثابت کرنا ہے کہ دنیا کے 150 ممالک کی جماعتوں کے لئے جماعت پاکستان پہلے کی طرح اب بھی ایک مثال اور نمونہ کا مقام قائم رکھے ہوئے ہے اور اس حوالہ سے انصار اللہ پاکستان پر خاص ذمہ داریاں عائد ہو رہی ہے۔

اب جبکہ سال رواں کے آٹھ ماہ گزر چکے ہیں۔ زعماء کرام اس امر کو یقینی بنائیں کہ ان کی مجلس / جماعت کے تمام افراد۔ انصار' خدام' اطفال' لجنات و ناصرات۔ میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو نیکیوں اور قربانیوں کی اس دوڑ میں شرکت سے محروم ہو۔ نیز یہ کہ تمام افراد جماعت اپنی حیثیت کے مطابق یعنی خدا تعالیٰ کی عطاء فرمودہ توفیق کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں حصہ لے رہے ہیں۔

زعماء کرام اس ضمن میں اپنی کارکردگی اور اس کے معین کوائف سے مرکز کو آگاہ فرماویں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب انصار کو ان الٰہی ذمہ داریوں کو مقبول صورت میں ادا کرنے کی توفیق عطاء کرے۔

(قائد وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ربوہ سے گذرنے والی گاڑیوں کے اوقات

سرگودھا کی طرف جانے والی گاڑیاں

	آمد ربوہ
1- فیصل آباد-لالہ موسیٰ	6-25
2- کراچی-سرگودھا	11-15
3- کراچی-پشاور	19-08
4- لاہور-سرگودھا	19-42
5- لاہور-ماڑی انڈس	22-30

چک جھمرہ کی طرف جانے والی گاڑیاں

	آمد ربوہ
1- ماڑی انڈس-لاہور	1-04
2- سرگودھا-لاہور	5-56
3- پشاور-کراچی	9-08
4- سرگودھا-کراچی	18-33
5- لالہ موسیٰ-فیصل آباد	18-25

بقیہ صفحہ 1

کی سزائیں دیتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ جن قوموں میں یا جن ملکوں میں ابھی تک ان کا ایک طبقہ یہ توفیق رکھتا ہے کہ وہ نوکر رکھے' وہاں نوکروں کے ساتھ تو اس سے بھی بہت بڑھ کے بدسلوکیاں ہوتی ہیں تو ان جگہوں میں جہاں نوکروں سے بدسلوکیاں ہو رہی ہوں' ان گھروں میں جہاں بچوں سے بدسلوکیاں ہو رہی ہوں وہاں آئندہ قوم میں بڑا حوصلہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ حضرت (بانی سلسلہ) نے اپنے بچوں کی جو تربیت کی وہ محض کلام کے ذریعے نہیں بلکہ اعلیٰ اخلاق کے اظہار کے ذریعے کی ہے۔ حضرت جب بچے تھے' حضرت (بانی سلسلہ) کا ایک بہت ہی قیمتی مقالہ جو آپ نے تحریر فرمایا تھا اور اس کو طباعت کے لئے تیار فرمایا تھا' وہ آپ نے کھیل کھیل میں جلا دیا اور سارا گھر ڈرا بیٹھا تھا کہ اب پتہ نہیں کیا ہوگا اور کیسی سزا ملے گی (لیکن) جب حضرت (بانی سلسلہ) کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں۔ خدا اور توفیق دے دے گا۔ حوصلہ اپنے عمل سے پیدا کیا جاتا ہے اور وہ ماں باپ جن کے دل میں حوصلے نہ ہوں' وہ اپنے بچوں میں حوصلے نہیں پیدا کر سکتے۔ اور نرم گفتاری کا بھی حوصلے سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ چھوٹے حوصلے ہمیشہ بدتمیز زبان پیدا کرتے ہیں۔ بڑے حوصلوں سے زبان میں بھی تحمل پیدا ہوتا ہے اور زبان کا معیار بلند ہوتا ہے۔ پس محض زبان میں نرمی پیدا کرنا کافی نہیں جب تک حوصلہ بلند نہ کیا جائے۔ اور وسیع حوصلگی جماعت کے لئے آئندہ بہت ہی کام آنے والی چیز ہے۔ جس کے غیر معمولی فوائد ہمیں اندرونی طور پر اور بیرونی طور پر بھی ہو سکتے ہیں۔

(از خطبہ 24۔ نومبر 1989ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 27- ستمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب میں تیرہ رکنی کابینہ نے حلف اٹھالیا ہے۔ ان میں پیپلز پارٹی کے 5' مسلم لیگ (ج) کے 4' سپاہ صحابہ اور پی ڈی پی سے ایک ایک وزیر لیا گیا جبکہ دو آزاد ارکان کو بھی وزیر بنالیا گیا ہے۔ جن وزراء نے حلف اٹھایا ان میں شیخ حاکم' افضل حیات' اللہ یار ہراج' زاہد مزاری' رائے اعجاز' عطاء مانیکا' چوہدری اعجاز' عبدالرحمٰن کھر' طارق بشیر چیمہ' مشتاق اعوان' خوش اختر سبحانی' نوابزادہ منصور اور مقصود لغاری شامل ہیں۔ ان وزراء کے محکموں کا اعلان بعد میں ہو گا۔ حلف وفاداری گورنر پنجاب نے لیا۔ تقریب میں وزیر اعلیٰ اور سینئر وزیر بھی موجود تھے۔ وزراء میں نوابزادہ نصراللہ کا بیٹا' ملک غلام مصطفیٰ کھر کا بیٹا اور صدر فاروق لغاری کے قریبی عزیز بھی شامل ہیں۔

○ پولیس نے اسلام آباد میں کلرکوں کا لانگ مارچ کرش کر دیا۔ راولپنڈی میں جھڑپیں ہوئیں۔ آنسو گیس کا استعمال کیا گیا۔ لاٹھی چارج بھی ہوا۔ اسلام آباد میں ناکہ بندی کی گئی۔ کلرکوں نے اپنے مطالبات کے حق میں پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف لانگ مارچ کی کوشش کی ہی تھی کہ راولپنڈی میں ہی پولیس نے انہیں گھیر لیا۔ لاٹھی چارج سے پنجاب لیبر الائنس کے چیئرمین غازی کھوکھر شدید زخمی ہو گئے ایپکا پنجاب کے صدر سمیت 14۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ راولپنڈی میں پولیس نے شمس آباد روڈ کو میدان کارزار بنادیا۔ مری روڈ پر بھی ٹائر جلا کر ٹریفک معطل کر دی گئی۔ پولیس اور کلرکوں میں آنکھ مچولی ہوتی رہی۔ آنسو گیس کے دو شیل ایک سکول میں جاگرے۔ کلرکوں کے ایک نمائندہ نے کہا کہ ناکہ بندی کر کے ہمیں اسلام آباد جانے سے روکا گیا یہ حکومت کی شکست ہے۔ ہم نے جیلیں بھرو تحریک شروع کی تو جیلیں کم پڑ جائیں گی۔ ہماری ساٹھ بسیں کلرکوں سمیت لاپتہ ہیں۔ پولیس ایک اخبار کے دفتر میں بھی گھس گئی۔ ایک صحافی کو یہ کہہ کر پیٹ ڈالا کہ تم کلرک لگتے ہو اسلام آباد مظاہرہ کرنے جارہے ہو۔

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ کابینہ 80/20 فارمولے پر بنی۔ اب پاور شیئرنگ پر مزید بات چیت نہیں ہو گی۔ انہوں نے بتایا کہ باقی ارکان بھی جلد حلف اٹھائیں گے۔ وزارت خزانہ اور ایس اینڈ جی اے کے محکمے جزوی طور پر پیپلز پارٹی کے پاس رہیں گے۔ مخدوم الطاف گریڈ 16 تک تقرر و تبادلہ کر سکیں گے کابینہ کا مجموعی حجم ذرا بڑا ہو گا۔ ہاؤسنگ اور اطلاعات کی وزارتیں جونیجو لیگ کو ملیں گی۔

○ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ مسٹر عارف خان نکئی با اختیار وزیر اعلیٰ ہے۔

○ ایم کیو ایم نے مذاکرات کا پھر بائیکاٹ کر دیا۔ دو کارکنوں کی گرفتاری تھانے میں ہلاکت اور لاشوں کی بے حرمتی پر شدید احتجاج کیا گیا مذاکراتی کمیٹی نے وزیر قانون این ڈی خان کو خط لکھا ہے کہ ان افسوس ناک حالات میں مذاکرات کے لئے اسلام آباد آنا ممکن نہیں۔ خط میں لکھا گیا ہے کہ ہم آپ کے جواب کے منتظر ہیں اس کی روشنی میں مذاکرات جاری رکھنے معطل رکھنے یا ختم کرنے کے بارے میں آئندہ لائحہ عمل کا اعلان کریں گے۔

○ مسٹر این ڈی خان نے مذاکرات کے تعطل پر اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ متعدد مقدمات' قتل اور ڈاکہ زنی کی وارداتوں میں مطلوب جرائم پیشہ افراد کے قتل پر مذاکرات معطل کرنا افسوس ناک ہے۔ جبکہ ہم کئی نکات پر متفق بھی ہو چکے ہیں اور کئی نکات پر مزید پیش رفت جاری ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ تعطل عارضی ہو گا۔

○ کراچی میں پر تشدد واقعات میں ایم کیو ایم کے کارکن سمیت 4۔ افراد ہلاک اور 4۔ زخمی ہو گئے۔ کورنگی میں زبردست پولیس مقابلے کے بعد بدنام دہشت گرد ندیم چٹا اور اس کے ساتھی فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ مذاکرات کے بائیکاٹ کے اعلان کے بعد شہر میں کشیدگی پھیل گئی۔

○ قومی اسمبلی میں اپوزیشن نے مطالبہ کیا کہ اسیر رکن قومی اسمبلی حاجی بوٹا سے انصاف نہیں ہو رہا۔ اسمبلی اس پر بحث کرے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ میں یہ الزامات مسترد کرتا ہوں۔ اپوزیشن نے الزام لگایا کہ بیورو کریسی اور عدالتی نظام کی مدد سے حکومت حزب اختلاف کے خلاف انتقامی کارروائیاں کر رہی ہے۔ اس موقع پر اپوزیشن نے اسمبلی میں شور شرابا کر دیا۔ ڈپٹی سپیکر نے کہا عدلیہ پر الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ اس پر غور کیا جانا چاہئے۔ وزیر مملکت برائے قانون مسٹر رضا ربانی نے کہا کہ جمہوریت اور اداروں کی بات وہ لوگ کر رہے ہیں جو غیر جمہوری دور اور مارشل لائی دور کی پیداوار ہیں۔ انہیں کوئی حق نہیں کہ وہ حکومت عدلیہ اور سیاستدانوں پر الزام تراشی کریں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ گورنر پنجاب کو دیئے گئے اختیارات واپس نہیں ہوں گے۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار عارف خان نکئی کی بطور وزیر اعلیٰ وزیر اعظم سے پہلی علیحدگی میں ملاقات ہوئی۔ وزیر اعلیٰ کی طرف سے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی گئی۔

○ ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی مسٹر منظور احمد موہل نے کہا ہے کہ میری بلا سے جو مرضی وزیر بنے۔ میرے عہدے میں کوئی رولا نہیں تاہم وزیر اعظم کوئی اور ذمہ داری دینا چاہیں تو انکار نہیں کروں گا۔

○ تاجروں کی سول نافرمانی کی تحریک کے آغاز پر لاہور فیصل آباد سیالکوٹ اور دیگر شہروں میں زبردست مظاہرے ہوئے۔ انکم ٹیکس دفاتر کا گھیراؤ کیا گیا۔ مظاہرین اور پولیس نے ایک دوسرے پر پتھراؤ کیا۔ تاجر رہنما حاجی مقصود بٹ زخمی ہو گئے۔ ریجنل کمشنر انکم ٹیکس نے تاجروں کے وفد کو یقین دہانی کرائی کہ گوشوارے میں کوئی غلطی ہوئی تو اسے مسترد نہیں کیا جائے گا۔ کوئی افسر اچانک چھاپہ مار کر ریکارڈ چیک نہیں کرے گا۔

اطلاع برائے تبدیلی فون نمبر
کرنل صلاح الدین احمد۔ ڈینٹل سرجن
کیولری ڈینٹل کلینک لاہور۔ فون: 668548

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام 25 روپے۔ 40 گرام 45 روپے۔ 200 گرام 250 روپے
اکسیر اولادِ نرینہ
150 روپے
سٹاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ۔ گول بازار، ربوہ
فون نمبر۔ 212434-04524 فیکس نمبر 534

شہاب رائس ملز (ربوہ)
اعلیٰ اقسام کے چاول کی خرید و فروخت کا مرکز
شہاب رائس ڈپو
4/9/6 پشاور موڑ مین بازار اسلام آباد
ہر قسم کے چاول تھوک و پرچون بازار سے بارعائت دستیاب ہیں۔
فون: دفتر ربوہ : 212464 فون: 252231-051
گھر ربوہ : 212463

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
نیو الرّحیم جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی۔ فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299